

سوال

میرے مقالہ کا عنوان: جیل میں صحت کی دیکھ بھال ہے، تو کیا قیدیوں کے لیے بھی وہی دیکھ بھال ہوگی جو باقی عام لوگوں کی صحت کی ہوتی ہے؟
اس معاملہ میں مساوات کے بارہ میں اسلامی رائے کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اسلام نے قید خانوں اور قیدیوں کے معاملہ کو بہت اہمیت دی ہے اور اس کا بہت خیال رکھا ہے جس کی نظیر کسی زمانے اور کسی جگہ پر نہیں ملتی، اسی لیے فقہاء کرام نے اپنی کتب میں قیدیوں کے احکام اور ان کے حالات اور ان کے ساتھ برتاؤ کے بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے، اور یہ سارے کا سارا اہتمام اسلام میں انسان کی عزت و تکریم اور اس کی شخصیت کی حفاظت کی بنا پر ہوا ہے۔

اس معاملہ میں آسانی اور اس کے احکام کی توضیح بیان کرنے کے لیے اہل علم نے اس مسئلہ کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے:

قیدی کی صحت کے متعلقہ احکام اور جیل جہاں قید کو قید کیا جاتا ہے اس کے متعلقہ دیکھ بھال کے احکام .

اول:

قیدی کی شخصی صحت کے متعلقہ احکام:

1 - مریض کو قید کرنا: فقہاء کرام نے مریض کو قید کرنے کے متعلق ابتدائی طور پر ہی بحث کی ہے کہ آیا حکمران مریض شخص کو قید کر سکتا ہے یا نہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے اور اس میں قاضی اور جج مجرم کی بیماری اور اس کی حالت اور قید کا سبب اور جیل میں اس مرض کی دیکھ بھال کے امکانات کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ کرے گا، لہذا جب جیل میں مریض کی دیکھ بھال کے وافر مواقع موجود ہوں اور مرض بھی خطرناک نہ ہو کہ اگر اسے قید کر دیا جائے تو وہ ہلاک ہو جائے تو اس صورت میں اسے قید کرنا جائز ہے، اور جب جیل میں اس بیماری کا علاج اور مریض کی دیکھ بھال نہ کی

جاسکتی ہو توقاضی اسے ایسے شخص کے سپرد کرے گا جو اس کا علاج معالجہ کرے اور اس کی حفاظت بھی تاکہ صحتیاب ہونے کے بعد اسے قید کیا جاسکے۔

2 - اگر مجرم جیل میں بیمار ہو جائے:

جب مجرم جیل میں بیمار ہو جائے اور جیل میں ہی اس کا علاج معالجہ ممکن ہو تو اسے جیل سے باہر نکالے بغیر ہی علاج معالجہ کرنا واجب اور ضروری ہے، لہذا ڈاکٹر اور اس کی خدمت کے لیے آنے والے شخص کو اس کے پاس جا کر علاج معالجہ کرنے سے نہیں روکا جاسکتا، اور اگر اس کے علاج معالجہ نہ کرانے کی بنا پر قیدی ہلاک ہو جائے تو اس کا سبب بننے والے کو سزا دی جائے گی۔

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندھے ہوئے قیدی کے پاس سے گزرے تو اس قیدی نے یامحمد یامحمد پکارنا شروع کر دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اس سے پوچھا کیا بات ہے؟ تو اس قیدی نے کہا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیں میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضروریات پوری کرنے کا حکم دیا۔ صحیح مسلم (3 / 1263)۔

بلاشك وشبه علاج ومعالجہ مریض کی ضروریات میں شامل ہے۔

لیکن اگر قیدخانہ میں مریض قیدی کا علاج معالجہ ممکن نہ ہو تو اسے جیل سے نکال کر جیل کی نگرانی میں علاج معالجہ کرانا ضروری ہے اور اس مریض قیدی کی نگرانی کے لیے کسی اہلکار کو اس کے ساتھ رکھا جائے جو اس کی نگرانی اور حفاظت کرے۔

یہ اور فقہاء کرام نے جسمانی یا نفسیاتی امراض میں کوئی فرق نہیں کیا (نفسیاتی امراض حقیقی ہوں نہ کہ جھوٹے اور بناوٹی یا وہ عادی امراض جنہیں لے کر بہت سے وکیل مجرموں کو بری کرانے کی کوشش کرتے ہیں) اس لیے فقہاء کرام نے یہ ذکر کیا ہے کہ جب قیدی کے بھاگنے کا خدشہ نہ ہو تو جیل کا دروازہ بند نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی قیدی کو اندھیری کوٹھری میں رکھا جائے گا اور کسی حال میں بھی اسے انیت سے دوچار نہیں کیا جائے گا جس وہ دہشت زدہ ہو جائے، اور اسی طرح اس کے عزیز واقارب کو بھی ملنے سے منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ ایسا کرنے سے اس کی صحت پر اثر پڑتا ہے اور نفسیاتی مریض بننے کا خدشہ ہے۔

3 - حکمران یا اس کے نائب کے لیے مشروع ہے کہ وہ جیل میں ایک میڈیکل سینٹر قائم کرے جو قیدیوں کی صحت اور ان کی حالت کا خیال رکھے ایسا کرنے سے عام ہاسپٹلوں میں لے جا کر حقارت اور ذلت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

4 - - قیدی کو بیوی سے ملاقات کرنے کی اجازت دینا ضروری ہے اور اگر جیل میں کوئی مناسب جگہ ہو تو انہیں علیحدگی بھی مہیا کرنا ہوگی تاکہ قیدی اور اس کی بیوی اپنے آپ حفاظت کرسکیں اور غلط کام میں نہ پڑیں۔

5 - فقہاء کرام نے بالنص یہ بیان کیا ہے کہ قیدی کو وضوء اور طہارت و پاکیزگی کرنے کا موقع دیا جائے، اس میں کوئی شک نہیں کہ طہارت و پاکیزگی مرض سے بجاؤ کا باعث ہیں۔

دوم:

قیدی کو قید کی جانے والی جگہ کے متعلقہ احکام:

جیل کی جگہ وسیع اور صاف ستھری ہونی چاہیے جہاں پر سورج کی کرنیں بھی پہنچتی ہوں اور وہاں زندگی کی ضروریات بھی ہوں جو اس کی صحت کی ضامن ہوں۔

قیدیوں کو کسی ایسی جگہ پر جمع کرنا جائز نہیں جہاں وہ نماز کے لیے وضوء ہی نہ کر سکیں۔

سوم:

ذیل میں وہ چند ایک امور بیان کیے جاتے ہیں جن کا قیدی کو سزا دینے یا پھر اس سے معاملات کرنے میں استعمال کرنا حرام ہے:

1 - جسمانی مثلہ کرنا: قیدی کے جسم سے کوئی اعضاء وغیرہ کاٹ کر یا ہڈی وغیرہ توڑ کر اسے سزا دینی حرام ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کا مثلہ کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: (تم مثلہ نہ کرو) صحیح مسلم (3 / 1357) .

2 - چہرے وغیرہ پر مارنا جس میں توہین ہوتی ہو، جیسا کہ قیدی کی گردن میں طوق ڈالنا یا پھر انہیں کوڑے مارنے کے لیے زمین پر لٹانا چاہے حد ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ ایسا کرنے میں توہین اور صحت اور جسمانی ضرر ہے۔

3 - آگ وغیرہ یا پھر گلا گھونٹ کر یا پانی میں غوطے دے کر تکلیف اور اذیت دینی : لیکن اگر قصاص اور برابری میں ایسا کیا جائے تو ٹھیک ہے مثلاً قیدی نے کسی دوسرے شخص کو آگ میں جلا کر زیادتی کی ہو تو اسے بھی اس طرح کی سزا دی جاسکتی ہے تاکہ حق ادا ہو جائے۔

4 - بھوکہ رکھنا اور شدید سردی میں سزا دینا یا پھر اسے موذی اشیاء کھلانا، یا لباس نہ پہننے دینا، اگر قیدی اس حالت کی بنا پر ہلاک ہو جائے تو اس کے قصاص میں قید کرنے والے قتل کیا جائے گا یا دیت ادا کرے گا۔

5 - بالکل برہنہ کرنا، کیونکہ ایسا کرنے میں قیدی کی شرمگاہ ننگی ہو گی اور قیدی کو نفسیاتی اور جسمانی مرض لگنے کا خدشہ ہے۔

6 - قیدی کو قضائے حاجت اور وضوء اور نماز کی ادائیگی سے روکنا، ایسا کرنے میں قیدی کی صحت پر اثر ہوگا وہ کوئی مخفی نہیں۔

قیدیوں سے مسلمانوں کے حسن سلوک کے چند ایک مناظر:

سابقہ حدیث جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدی کا خیال رکھنے اور اس کی کھانے پینے کی ضروریات پوری کرنے کا حکم دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیدیوں کا بہت زیادہ خیال کرتے اور اپنے صحابہ کرام کو بھی ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت کرتے۔

خلیفہ راشد علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیلوں کا معائنہ کرتے اور وہاں قید لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا کرتے تھے اور دیکھتے کہ وہاں کون قید ہے۔

پانچویں خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گورنروں کو یہ آرڈیننس جاری کیا کہ: جیلوں میں دیکھو کون بند ہیں اور مریضوں کا خیال رکھو۔

خلیفہ المعتضد عباسی نے قیدیوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان کے علاج معالجہ کے لیے بجٹ میں سے ماہانہ پندرہ سو دینار مقرر کر رکھے تھے۔

خلیفہ عباسی المقتدر نے جب اپنے ایک وزیر ابن مقلہ کو قید کیا تو اس کی حالت خراب ہونے پر خلیفہ نے مشہور طبیب ثابت بن سنان بن ثابت بن قرۃ کو اس کا علاج کرنے کے لیے جیل میں بھیجا اور اسے اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا، تو ڈاکٹر خود اپنے ہاتھ سے قیدی کو کھانا کھلاتا اور اس کے ساتھ نرم برتاؤ کرتا تھا۔

خلیفہ مقتدر کے دور میں وزیر علی بن عیسیٰ الجراح نے عراق کے ہسپتالوں کے انچارج کو یہ آرڈر جاری کیا کہ: اللہ تعالیٰ آپ کی عمر لمبی کرے میں نے جیل میں قیدیوں کے بارہ میں غور و فکر کیا کہ قیدیوں کی کثرت اور ان کی جگہ سخت اور دشوار ہونے کی بنا پر انہیں بیماریاں لگ سکتی ہیں، اور قیدی اپنے نفع کے کام کرنے سے عاجز ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ مختلف بیماریاں لاحق ہونے پر ڈاکٹروں سے مشورہ کر سکتے ہیں، اس لیے آپ کے لیے ضروری ہے کہ ان کے لیے ڈاکٹروں کا انتظام کریں جو انہیں جیل جا کر علاج معالجہ کی سہولت مہیا کریں، اور اس کے لیے آپ ڈاکٹروں کو ادویات اور سیرپ وغیرہ بھی مہیا کریں، یہ ڈاکٹر سب جیلوں کا دورہ کریں اور وہاں مریض قیدیوں کو علاج فراہم کریں اور قیدیوں کے کہنے پر ان کی بیماریاں دور کریں۔

یہ آرڈیننس خلیفہ مقتدر سے لیکر قاہر، اور راضی اور متقی کے دور تک چلتا رہا۔

اس کی مزید تفصیل جاننے کے لیے آپ مندرجہ ذیل کتب دیکھیں: احکام السجن ومعاملۃ السجناء فی الاسلام صفحہ)



367 - 379) اور الموسوعة الفہیة جلد (16) صفحہ (320 - 327).

والله اعلم .